جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

''المنجد'' میں لفظ ''العید'' کے سامنے درج ہے: ''ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جاے۔ کہتے ہیں کہ عید کو اس لیے عید کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے۔'' (ص 852، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی) ۔علمی اردو لغت میں ہے: ''عید۔لغوی معنی جو بار بار آے۔ تیوہار، جشن، خوشی کا دن''۔(ص 1027، مطبوعہ علمی کتب خانہ۔لاہور)

ہر مومن بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالی جل شانہ کی مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ ہیں۔ان کے برابر تو کیا کوئی ان کے مثل بھی نہیں۔وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔اللہ کریم جل شانہ کا ارشاد ہے: **لو لاک لما اظھرت الربوبیۃ** ۔اگر آپ ﷺ کو نہ بناتا تو اپنا ربّ ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔بلاشبہ میرے پیارے نبی پاک ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں۔رسولِ کریم ﷺ کی اس کائنات میں مجسم ہو کر تشریف آوری سب سے اہم اور بڑا واقعہ ہے۔ان کی ولادت کی خوشی اور جشن کو ''عید میلاد النبی ﷺ'' کہا جاتا ہے۔عید میلاد النبی سب سے بڑی عید ہے اور تمام عیدیں اسی عید کا صدقہ وطفیل ہیں کیوں کہ وہ نہ ہوتے تو نہ عید الفطر ہوتی نہ ہی عید الاضحیٰ ہوتی، نہ ہی کوئی عید منانے والا ہوتا۔

لفظ ''میلاد'' بھی عربی ہی کا لفظ ہے۔المنجد میں ''المیلاد'' کے سامنے درج ہے: ''پیدائش کا وقت'' (ص 1396) ۔عربی میں برتھ سرٹی فکیٹ کو ''شھادہ میلاد'' کہتے ہیں۔ظاہری بات ہے کہ پیدا ہونے کا تصور ہی مخلوق کے لیے ہے۔اللہ تعالی جل شانہ خالق ہے اور اس کی شان ہے: **لم یلد ولم یولد** ۔یوں واضح ہو گیا کہ میلاد منانے والے لوگ اپنے نبی پاک ﷺ کو مخلوق مانتے ہیں ورنہ میلاد نہ مناتے۔میلاد منا کر وہ یہی اعلان واظہار کرتے ہیں کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا عبد مقدس جانتے مانتے ہیں۔

میلاد شریف کا لفظ ہر اس محفل ومجلس پر بھی بولا جاتا ہے جس میں رسولِ کریم ﷺ کی تشریف آوری کا بیان اور ان کا مبارک ذکر ہو۔اہلِ ایمان ماہ ربیع الاول میں بالخصوص اور سال بھر بالعموم محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں بلکہ اپنی ہر خوشی میلاد شریف منا کر شروع کرتے ہیں۔

نبی کا یوم ولادت کس قدر مبارک اور اہم ہے اس کا اندازہ قرآنِ کریم کی اس آیت سے کیا جاے: **وسلم علیہ یوم ولد**۔اور سلام ہو اس پر جس دن پیدا ہوا۔(مریم :15) سورۃ ابراہیم کی آیت 5 میں ہے: **وذکرھم بایام اللہ** ۔اور یاد دلاؤ انہیں اللہ تعالی کے دن۔اس کی تفسیر میں تمام مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر خاص انعامات فرماے ہیں۔کون نہیں جانتا کہ رسولِ کریم ﷺ تمام نعمتوں کی اصل اور سب سے بڑی نعمت ہیں اور ان کی تشریف آوری کا دن ایام اللہ میں سب سے اہم دن ہے۔قرآن کریم ہی میں اللہ تعالی کی نعمت کا خوب چرچا کرنے کا واضح بیان ہے: **واما بنعمۃ ربک فحدث** (سورہ ضحیٰ: 11) قرآن کریم ہی میں ارشاد ربانی ہے: **قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون**۔اے حبیب (ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت (ملنے) پر ضروری ہے کہ خوشیاں مناؤ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے (جو وہ جمع کرتے ہیں)۔(سورہ یونس: 58) قرآن کریم میں ہے: **فاذکروا آلاء اللہ لعلکم تفلحون** (اعراف: 69) پس یاد کرو اللہ تعالی کی نعمتوں کو تا کہ تم فلاح پاؤ۔رسولِ کریم ﷺ تمام نعمتوں کا مصدر ہیں اور نعمت عظمی ہیں ان کی یاد بلاشبہ دارین کی فوز وفلاح کا موجب ہے۔

جناب اشرفعلی تھانوی سورۂ یونس کی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''پس مجموعہ تمام تفاسیر کا تمام دنیوی رحمتیں اور دینی رحمتیں ہوا۔اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سباق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنی عام مراد لئے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔وہ یہ ہے کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور (ﷺ) کا قدوم مبارک لیا جاے۔اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور اس میں قرآن مجید بھی ہے، سب اس میں داخل ہو جاے گی۔اس لئے کہ حضور (ﷺ) کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا۔پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جاے گی۔پس اس تفسیر کی بنا پر حاصل آیت کا یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور کے وجود باجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادتِ ظاہری اس پر خوش ہونا چاہئے۔اس لئے کہ حضور (ﷺ) ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔حتی کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تن درستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور (ﷺ) ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے